اسکولوں میں داخلِ نصاب کرنا چاہیے۔ امید ہے اس کتاب کو قبولِ عام حاصل ہوگا۔ اس کی اشاعت پر مصنف اور ناشر دونوں مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

مطالعۂ تصنیفات مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مرتب: پروفیسر محسن عثمانی ندوی

ناشر: عرشی پبلیکیشنز، ۱۱۶۸، چوڑی والان، دہلی ۶، سنہ اشاعت ۲۰۰۲ء، صفحات ۲۹۳، قیمت = /۲۰۰

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی وفات کے بعد ملک و بیرونِ ملک میں بہت سے علمی مجلات نے خصوصی شمارے نکالے اور بہت سے علمی و تعلیمی اداروں نے سمینار منعقد کیے اور ان میں پیش کیے گئے مقالات کے مجموعے شائع کیے۔ ایسا ہی ایک سمینار مارچ ۲۰۰۱ء میں شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی کی جانب سے ہوا تھا۔ اس میں مولانا کی تصنیفات کو خصوصی مطالعہ کا موضوع بنایا گیا تھا۔ اس میں پیش کیے گئے مقالات معیاری کتابت و طباعت کے ساتھ زیرِ نظر مجموعے کی صورت میں شائع کیے گئے ہیں۔

یہ مجموعہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصۂ اول میں پروفیسر وصی احمد صدیقی معتمد مالیات دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مقالات شامل کیے گئے ہیں، جو انھوں نے مولانا کی مشہور کتاب 'تاریخ دعوت و عزیمت کے پانچوں حصوں اور 'المرتضیٰ' اور 'شرقِ اوسط کی ڈائری' پر لکھے تھے۔ انہی مقالات پر موصوف کو مولانا کی تصنیفات کے خصوصی مطالعہ کے اعتراف کے طور سے اس سمینار میں توصیفی سند عطا کی گئی تھی۔ دوسرے حصے میں سمینار کے مقالات (چند دیگر مقالات کے اضافے کے ساتھ) درج کیے گئے ہیں۔ ان میں مولانا کی دو درجن سے زائد کتابوں کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تصنیفات فکر و تحقیق، علم و ادب اور سوز و تاثیر کا مجموعہ ہیں۔ یہ تاریخ، سیرت، سوانح، تذکرہ، سیاحت، تصوف و سلوک اور دینیات کے موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔ مولانا کی اہم اور مشہور تصانیف میں انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، تاریخ دعوت و عزیمت، سیرت سید احمد شہید، نبی رحمت، ارکانِ اربعہ اور نقوشِ اقبال قابلِ ذکر ہیں۔ اس مجموعہ میں شامل مقالات میں اگرچہ مذکورہ کتابوں اور ان کے علاوہ دیگر کتابوں کا سرسری مطالعہ کیا گیا ہے اور وہ بھی نہیں

تعارف کی حد تک، متعدد مقالات میں تجزیہ کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ پھر بھی امید ہے کہ یہ مجموعہ قارئین کو مہمیز کا کام دے گا اور ان تصانیف کے مطالعہ کا شوق پیدا کرے گا۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

لمحات

تالیف: مرحوم خرم مراد — ترتیب: سلیم منصور خالد

ناشر: منشورات، منصورہ، لاہور۔ صفحات ۵۵۵، قیمت مجلد ۱۹۰ روپے۔ پیپر بیک ۱۴۰ روپے

زیر تبصرہ کتاب مرحوم خرم مراد متوفی ۱۹۹۶ء کی خود نوشت سوانح ہے جس میں ان کی پیدائش ۱۹۳۲ء سے لے کر سقوط ڈھاکہ ۱۹۷۱ء تک کے حالات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اردو، عربی اور انگریزی کی اول درجے کی سوانح عمریوں کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے پورے اطمینان سے کہا جا سکتا ہے کہ 'لمحات' ہمارے سوانحی ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔ مرحوم خرم مراد نے بڑی بھرپور اور ہنگامہ خیز زندگی گزاری۔ ان کی غیر معمولی فعال، کارگذار، متحرک، انقلابی اور مجتہدانہ شخصیت کا اندازہ 'لمحات' کے مطالعہ کے بعد ہی ہوتا ہے۔ ان کے بعد کی پیڑھی ان کی شخصیت کے ان ہمہ جہت پہلوؤں کا اندازہ اس سوانحی یادداشت کے مطالعہ ہی سے کر سکتی ہے۔ اس لحاظ سے مرحوم نے تحریک اور ادب دونوں پر بڑا احسان کیا جو اپنی یہ قیمتی یادداشتیں محفوظ کر گئے — خرم مراد کے وقت میں اللہ نے بڑی برکت دی۔ وہ انجینیر کی ملازمت کی غیر علمی اور غیر ادبی مصروفیت کے ساتھ تحریک اسلامی کے پلیٹ فارم سے تحریری اور تنظیمی دونوں میدانوں میں اپنی کمزور صحت کے باوجود اتنا کچھ کر گئے جتنا بہت سے فارغ کارکن بھی اپنے مخصوص میدانوں میں کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ بسا اوقات اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ ان کا تحریری کام ان کے تنظیمی کام پر بھاری ہے۔ یا تنظیمی خدمات کو ان کی تحریری کاوشوں پر برتری حاصل ہے۔ تحریک اسلامی میں سائنس اسٹریم کے نئے قافلے کے لیے بجا طور پر انھیں مثالی شخصیت کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ 'لمحات' میں موجودہ بنگلہ دیش کے حوالہ سے خرم مراد کی سیاسی سرگرمیوں کی بھرپور تفصیل ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ہی ان کی تہجد گزاری اور ان کا متصوفانہ ذوق معروف ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تحریک اسلامی